# کیا لیٹ کر نیند کے جھونکے آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟



ریفرنس نمبر: Nor-11856
تاریخ: 05-11-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا لیٹے لیٹے جھونکے لینے سے وضو ٹوٹ جائے گا، جبکہ گہری نیند نہ آئی ہو، اور آس پاس کی آوازیں بھی آ رہی ہوں؟ رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں لیٹے لیٹے جھونکے لینے کی دو صورتیں بنیں گی، دونوں صورتوں کا جواب بالتفصیل درج ذیل ہے:

(1) پہلی صورت یہ ہے کہ یہ فقط اونگھ ہو، تو اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق اونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اونگھ کی پہچان فقہاء نے یہ بیان کی ہے کہ وہ شخص ایسا ہوشیار رہے کہ پاس کے لوگ جو باتیں کرتے ہوں ان میں سے اکثر باتوں پر یہ مطلع ہو۔ البتہ یہاں اونگھ ہے یا نہیں؟ اس میں خوب غور کرنے کی حاجت ہے کہ بسا اوقات انسان پر غفلت طاری ہو چکی ہوتی ہے، مگر وہ یہی سمجھ رہا ہوتا ہے کہ میں تو اونگھ رہا تھا، جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔

(2) دوسری صورت یہ ہے کہ یہ اونگھ نہ ہو، تو پھر صورتِ مسئولہ میں وضو ٹوٹ جائے گا، اگرچہ گہری نیند نہ آئی ہو، کیونکہ سونے سے وضو ٹوٹنے کی بنیادی علت استرخائے مفاصل (یعنی جوڑوں کا ڈھیلا پڑ جانا) ہے اور لیٹے ہوئے سونے کی صورت میں یہ استرخاء کامل طور پر پایا جاتا ہے، لہذا اس صورت میں مطلقاً نیند ہی ناقضِ وضو شمار ہوگی۔

دونوں صورتوں کی تفصیل ملاحظہ ہو:

جامع الترمذی، سنن ابی داؤد اور مسند احمد بن حنبل کی حدیثِ مبارک میں ہے۔ والنظم للاول: "قال ان الوضوء لا یجب الا علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ "یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وضو واجب نہیں ہوتا، مگر اسی شخص پر جو کروٹ کے بل لیٹ کر سوئے، کیونکہ جب وہ کروٹ

کے بل لیٹے گا، تو اس کے جوڑ ڈھیلے ہو جائیں گے۔

**(جامع الترمذی، ابواب الطھارۃ، باب الوضوء من النوم، ج01، ص24، مطبوعہ کراچی)**

ان احادیثِ مبارکہ کو نقل فرمانے کے بعد سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "وانت علی علم ان الحکم لایختص بالمضطجع فقد اجمعنا علی النقض فی الاستلقاء والانبطاح **لانا رأینا الحدیث ارشد الی المعنی فی ذلک وھو استرخاء المفاصل ولا یراد بہ مطلقہ لحصولہ فی کل نوم** فیناقض اٰخرہ اولہ **بل کمالہ** کما تقدم عن الکافی **فتحصل لنا من الحدیث ان المدار علی نھایۃ الاسترخاء فحیث وجد وجد النقض** وحیث عدم عدم کما اشار الیہ المحققون"

ترجمہ: اور تجھے اس بات کا علم ہے کہ یہ حکم کروٹ لیٹنے والے کے ساتھ ہی خاص نہیں، چت لیٹنے اور منہ کے بل لیٹنے کی صورت میں بھی وضو ٹوٹنے پر ہمارا اجماع ہے، کیونکہ **ہم نے دیکھا کہ حدیث مبارک نے اس بارے میں بنیادی علت کی طرف رہنمائی فرمادی ہے اور وہ ہے استرخائے مفاصل (یعنی جوڑوں کا ڈھیلا پڑ جانا) اور اس سے مطلق** استرخاء مراد نہیں یہ تو ہر نیند میں ہی ہوتا ہے، تو آخر حدیث، ابتدائے حدیث کے بر خلاف ہو جائیگا بلکہ **کامل استرخاء مراد ہے**، جیسا کہ "کافی" کے حوالے سے ماقبل بیان ہوا، تو حدیث سے ہمیں نتیجہ یہ ملا کہ **مدار کامل استرخاء پر ہے، جہاں یہ موجود ہو گا وہاں وضو ٹوٹ جائے گا** اور جہاں یہ نہ ہو گا وہاں وضو نہیں ٹوٹے گا، جیسا کہ محققین نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔" **(فتاوی رضویہ، ج01، حصہ الف، ص550، رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

مزید ایک دوسرے مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "وینتفی اصلا فی صورۃ الاضطجاع والاسترخاء ونحوھما۔۔۔ ینقض من دون فصل "یعنی کروٹ لیٹنے، چت لیٹنے اور ان دونوں کی مثل دیگر صورتوں میں جوڑوں کی بندش بالکل ہی ختم ہو جاتی ہے۔۔۔ لہٰذا اس صورت میں **بغیر کسی تفصیل کے** (مطلقاً نیند سے) وضو ٹوٹ جائے گا۔ ملتقطاً"

**(فتاوی رضویہ، ج01، حصہ الف، ص569، رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(و) **ینقضہ حکماً (نوم یزیل مسکتہ)** ای قوتہ الماسکۃ بحیث تزول مقعدتہ من الارض **وھو النوم علی احد جنبیہ او ورکیہ او قفاہ او وجھہ** "یعنی وضو کو حکماً وہ نیند توڑ دیتی ہے، جو انسان کی چستی کو زائل کر دے، اس طرح کہ اس شخص کی مقعد زمین سے اٹھ جائے، مثلاً کسی

شخص کا اپنے کسی ایک پہلو یا سرین یا گدی یا پھر چہرے کے بل سو جانا۔

**(تنویر الابصار مع الدر المختار، ج01، ص295-294، مطبوعہ کوئٹہ)**

اونگھ ناقضِ وضو نہیں۔ جیسا کہ بحر الرائق میں ہے: "النعاس مضطجعا لا ذكر له في المذهب والظاهر أنه ليس بحدث وقال أبو علي الدقاق وأبو علي الرازي: إن كان لا يفهم عامة ما قيل عنده كان حدثا كذا في شروح الهداية" یعنی کروٹ کے بل لیٹ کر اونگھنے کا حکم مذہب میں مذکور نہیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حدث نہیں، ابو علی دقاق اور ابو علی رازی علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر وہ شخص اپنے پاس ہونے والی اکثر باتوں پر مطلع نہ ہو، تو ایسی اونگھ حدث شمار ہوگی، جیسا کہ ہدایہ کی شروحات میں بھی یہی بات مذکور ہے۔

(والظاهر أنه ليس بحدث) کے تحت منحۃ الخالق میں ہے: "قال في معراج الدراية: لأنه نوم قليل" یعنی اونگھ کے حدث نہ ہونے کی وجہ معراج الدرایہ میں یہ مذکور ہے کہ یہ معمولی نیند ہے۔

**(البحر الرائق مع منحۃ الخالق، ج01، ص75، مطبوعہ کوئٹہ)**

فتاویٰ شامی میں اس حوالے سے منقول ہے: "**في الخانية: النعاس لا ينقض الوضوء**، وهو قليل نوم لا يشتبه عليه أكثر ما يقال عنده" یعنی اونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اونگھ سے مراد تھوڑی نیند ہے، ایسے شخص پر اکثر باتیں مشتبہ نہیں ہوتیں جو اس کے پاس کی جاتی ہیں۔

**(رد المحتار مع الدر المختار، ج01، ص298، مطبوعہ کوئٹہ)**

فتاویٰ رضویہ میں ہے: "**اونگھ ناقضِ وضو نہیں جبکہ ایسا ہوشیار رہے کہ پاس کے لوگ جو باتیں کرتے ہوں اکثر پر مطلع ہو، اگرچہ بعض سے غفلت بھی ہو جاتی ہو۔**"

**(فتاوی رضویہ، ج01، ص491، حصہ الف، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

**واللہ اعلم** عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــــــہ**

**مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری**

**29 ربیع الاول 1443ھ/05 نومبر 2021ء**



نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے